اربعین

ولی اللّٰہی

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ

Toobaa-Research-Library

اربعینِ ولی اللّٰہی اللہ

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ

بروایت: حضرت علی المرتضیٰؓ

ترجمہ وتشریح

مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com/

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اربعین ولی اللّٰہی

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلوی

بروایت

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ترجمہ و تخریج

مولانا عبدالماجد دریا آبادی

طیب پبلشرز

5-یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ فون: 7241778

TooBaa-Research-Library

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اربعین ولی اللہی -------- امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ

ترجمہ تشریح ---------- مولانا عبدالماجد دریا آبادی

خطاطی ---------- حافظ منصور الحق صاحب

مطبع ---------- حاجی حنیف اینڈ سنز لاہور

اہتمام ---------- محبوب الرحمٰن انور۔

برائے ---------- طیب پبلشرز اردو بازار لاہور-7241778

قیمت ---------- 24 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

''اربعین یعنی ۴۰ حدیثیں رسول کریم ﷺ کی، حفظ کرنے دوسروں کو سنانے اور اُمت میں ان کی اشاعت کی فضیلت خود حدیث ہی میں ایسی بیان ہوئی ہے، کہ کہنا چاہئے کہ ہر محدث بلکہ تقریباً ہر عالم جلیل القدر کو تمنا اس کی پیدا ہوگئی کہ وہ کوئی نہ کوئی اربعین (چہل حدیث) اپنی یادگار چھوڑ جائے۔

علم و عمل دونوں سے تہی مایہ اس بضاعت کے نصیب اتنے کہاں تھے، اس کوچہ کی تو اسے ہوا ہی نہیں لگی۔ فن حدیث کی ابجد سے بھی اُسے مس نہیں۔ یہ سعادت اُس کے حصے میں آتی بھی تو کیسے آتی ایسی ناممکن چیز کی تمنا بھی دل نے نہ کی۔

یک بیک ایک دن کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے مایہ ناز فخر المتاخرین حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی مرتب کی ہوئی اربعین چھپی چھپائی اور اُردو میں ترجمہ کی ہوئی نظروں کے سامنے موجود ہے مختصر سہل اور بلیغ حدیث نبوی کا کوئی سا بھی مجموعہ ہو ہے بہر حال سر اور آنکھوں پر رکھنے کے قابل تھا چہ جائکہ جو شاہ صاحب دہلویؒ جیسے

TooBaa-Research Library

مبصر وصاحب نظر کا انتخاب کیا ہوا ہو۔ دل لوٹ ہو گیا اور جی نے کہا کہ رحمتِ الٰہی نے بلا کاوش وتعجب راہ کیسی آسان کر دی! مولا دینے پر آتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ یہ کہاوت ایسے ہی موقع کیلئے ہے اب اسی اربعین ولی اللّٰہی کو اپنائیے۔ ترجمہ کی زبان پرانی ہو چکی ہے، اس کو ذرا نئے سانچے میں ڈھالئے اور شرح وتوضیح کے نام سے کچھ سطریں بڑھائیے، پھیلائیے۔ اس حاصل جمع کو اپنے نام سے شائع کیجئے، اور اس طرح اپنا لہو بہا کر نہیں، دوسروں کا لہو اپنی انگلیوں میں لگا کر اپنا نام بھی شہیدوں میں لکھوائیے۔ عجب کیا کہ مالک کی کریمی اس ادنیٰ ملابست کو بھی درجہ قبول وسرفرازی دے دے۔ اور مٹی کے ڈھیلوں کو سونے کے ڈلوں کے مول خریدے، اور چور دروازے سے گھس آنے والے ایک اربعین کے خادم کو بھی صاحب اربعین کی رفاقت نصیب کر دے! ہمارے نبی اُمّیؐ علاوہ اپنے سارے روحانی کمالات اور معنوی بلندیوں کے زبان وادب کا مذاق بھی نہایت اعلیٰ وپاکیزہ رکھتے تھے آپ کا کلام سراسر بلاغت نظام تھا۔ اور بعد قرآن مجید کے پھر جس کلام کو بلیغ ترین کہا جا سکتا ہے وہ قرآن لانے والے ہی کا ہے۔ اس کا ایک ہلکا سا نمونہ خود یہی اربعین ہے کیسی کیسی وسیع وبلند حقیقتوں کے دریا کو دو دو چار چار لفظوں کے کوزہ میں بند کر دیا ہے! انطق نبوی

کے یہ جواہر پارے اپنے کمالِ ایجاز وبلاغت کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ زبان میں ضرب المثل بن کر رہیں اور ان میں سے متعدد تو اب بھی یہ مرتبہ حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت شاہ صاحب دہلویؒ کا سالِ وفات 1176ھ/1766ء ہے۔ ظاہر ہے کہ ان کی چہل حدیث کی ترتیب اس سے قبل ہی ہوئی ہوگی۔ اس کے تقریباً سو سال بعد 1254ھ/1838ء میں اس کا ایک اُردو ترجمہ حضرت سید احمد شہیدؒ کے ایک خلیفہ سید عبداللہ مرحوم نے کیا ہے۔ اور اب ماہنامہ الرحیم میں مولانا عبدالحلیم چشتی نے اس دوسرے ترجمہ کو متن احادیث وتخریج سمیت شائع کر دیا ہے۔ اس بے علم نے متن کو تو تمام وکمال لے لیا اور ترجمہ میں بھی نظر ثانی کی ضرورت بس اتنی ہی رکھی۔ جتنی توقع سوا سو برس گزر جانے کے بعد کی جا سکتی تھی۔

اللہ شاہ صاحب دہلویؒ اور اُن کے دونوں مترجمین کو اپنی رحمتوں اور نوازشوں کی چادر سے ڈھانپ دے اور اس عاصی کے جلی وخفی گناہوں پر عفو اور مغفرت کا خط پھیر دے۔

عبدالماجد دریابادی

TooBaa-Research-Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَمَّا بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ فَهٰذِهٖ اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُسْنِدَةً بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبَانِيْهَا يَسِيْرَةٌ وَمَعَانِيْهَا كَثِيْرَةٌ لِيَدْرِسَهَا رَاغِبُ خَيْرٍ رَجَاءَ اَنْ يُدْخَلَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ مَنْ حَفِظَ

ترجمہ حمد الٰہی اور درود مصطفائی کے بعد عرض ہے کہ یہ چالیس حدیثیں ہیں سند صحیح کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مستند۔ ان کے لفظ تھوڑے ہیں اور معنی بہت تا کہ انھیں پڑھے خیر کا شائق اس اُمید کے ساتھ کہ وہ طبقہ علماء میں شامل کر لیا جائے، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول کے بموجب کہ جس نے یاد رکھیں۔

تشریح عربی میں کلام بلیغ کی جو ایک پہچان یہ بتائی گئی ہے کہ خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ بہترین کلام وہ ہے جو لفظاً مختصر ہو اور معنی وسیع۔ وہ شان اس کلام رسول کی پوری پوری ہے۔ اور شاہ صاحب نے جو ۴۰ حدیثیں روایت فرمائی ہیں، وہ اس معیار پر سو فی صد پوری اُترتی ہیں یعنی اللہ کے نزدیک اور حشر میں

عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقِيْهًا وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا قَالَ الْفَقِيْرُ وَلِيُّ اللّٰهِ عفی عنہ شَافَهَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ اِبْرَاهِيْمَ

ترجمہ میری اُمت کے واسطے چالیس حدیثیں اُمت کے دین کے بارے میں تو اللہ اسے اٹھائے گا فقیہ کی حیثیت سے اور میں اس کی طرف سے شافع اور گواہ ہوں گا قیامت کے دن کہتا ہے فقیر ولی اللہ عفی عنہ کہ میرے سامنے روایت کی ابو طاہر مدنی نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے۔

تشریح یہ حدیث نبوی خود کیسی بشارت دینے والی، ڈھارس بندھانے والی، تسلی قلب کا سامان بہم پہنچا دینے والی ہے۔ اللہ اللہ! کتنا پُر منفعت اور کتنا ارزاں سودا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور شہادت کی نعمت بے بہا حاصل ہوئی جا رہی ہے۔ اتنا سادا ہلکا کام کر دینے کے عوض کہ ۴۰ چھوٹی چھوٹی سی حدیثیں جمع کرنے کی سنا دیں۔

فقیہ اسے کہتے ہیں جس کی سمجھ بوجھ دین کے بارے میں سند و مستند، ماہر دینیات۔

TooBaa-Research-Library

الْكُرْدِيِّ عَنْ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الْقَادِرِ
عَنْ جَدِّهٖ يَحْيٰى عَنْ جَدِّهِ الْمُحِبِّ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ
اَبِي الْيَمَنِ عَنْ اَبِيْهِ شِهَابِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِيْهِ
رَضِيِ الدِّيْنِ عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَنِ السَّيِّدِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ

ترجمہ اور انہوں نے زین العابدین سے اور انہوں نے اپنے والد عبدالقادر سے اور انہوں نے اپنے دادا یحییٰ سے اور انہوں نے اپنے دادا محب سے اور انہوں نے اپنے باپ کے چچا ابی الیمن سے اور انہوں نے اپنے والد شہاب احمد سے اور انہوں نے اپنے والد رضی الدین سے اور انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے سید ابو محمد سے

تشریح روایت مسلسل اسی کو کہتے ہیں۔ اور اس فن کو ہمارے محدثین نے جس کمال پر پہنچا دیا اس کی نظیر نہ ان سے قبل کسی دور میں ملی ہے اور نہ ان کے بعد کسی دوسرے زمانے میں مگر ضعیف عالم کی بڑی سی بڑی کوششیں اور کاوشیں ہیچ ہیں۔ محدثین کی اس تحقیق کے سامنے لفظ "اور" کا اضافہ اردو میں سلسلہ ربط روایت کے اظہار کے لئے ہے۔ عربی میں حرف "عن" (از یا سے) آتا ہے۔ بغیر کسی حرف عطف کے۔

عَنْ وَالِدِهٖ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ وَالِدِهٖ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ
اَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ وَالِدِهٖ مُحَمَّدٍ زَاهِدٍ عَنْ وَالِدِهٖ اَبِيْ
عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ وَالِدِهٖ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ
وَالِدِهِ الْحُسَيْنِ عَنْ وَالِدِهٖ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ عَنْ اَبِيْهِ
الْاِمَامِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ اور انہوں نے اپنے والد ابوالحسن سے اور انہوں نے اپنے والد ابوطالب سے اور انہوں نے ابوعلی سے اور انہوں نے اپنے والد محمد زاہد سے انہوں نے اپنے والد ابوعلی سے اور انہوں نے ابوالقاسم سے اور انہوں نے اپنے والد ابومحمد سے اور انہوں نے اپنے باپ حسین سے اور انہوں نے اپنے والد جعفر سے اور انہوں نے اپنے والد عبداللہ سے اور انہوں نے اپنے والد زین العابدین سے اور انہوں نے اپنے والد امام حسینؓ سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے کہ:

انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ **تشریح** یعنی آخری راوی امیر المومنین حضرت علیؓ نے۔

TooBaa-Research-Library

اس چہل حدیث کو ایک مزید شرف یہ بھی حاصل ہے کہ اس کی ساری روایتوں کا سلسلہ جا کر حضرت علیؓ پر ختم ہوتا ہے۔

① لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ

ترجمہ شنیدہ دیدہ کے برابر نہیں۔

شرح مشہور مصرعہ "شنیدہ کے بود مانند دیدہ" اسی کا ترجمان ہے۔ حدیث اس حقیقت کا اظہار کر رہی ہے کہ خبر و روایت وزن و تحقیق میں رویت و مشاہدہ کی برابری نہیں کر سکتی۔ دنیا اگر اس سامنے کی حقیقت کو خیال میں رکھے تو کتنی اُلجھنوں سے نجات مل جائے۔

② وَبِهِ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

ترجمہ (اور اسی سند سے) جنگ تو دھوکے کا نام ہے۔

شرح وبہ سے مراد ہے کہ جس سلسلۂ اسناد سے روایت ماقبل نقل ہوئی ہے اسی سے یہ روایت بھی آئی ہے، محدثین متن حدیث کے ساتھ اس کا دہرانا بھی ہر بار ضروری سمجھتے ہیں۔ ترجمہ میں آنکھ سے اس کا التزام نہ رہے گا۔

یعنی جنگ کسی معاملہ میں حق و ناحق کا معیار نہیں۔ بلکہ دنیا میں عام طور سے جنگیں جو ہوتی ہیں ان میں مقصود چونکہ ہر صورت فتح و کامیابی ہی ہوتی ہے اس لئے ہر فریق پوری طرح دھوکے

دھڑی سے بھی کام لیتا ہے۔ اور دنیا جنگ میں اخلاقی قانون کی پابند نہیں رہتی۔ یہ بیان "حرب (جنگ) کا ہے جیسی کہ وہ دنیا میں معروف و متعارف ہے۔ اسے اسلام کے بتائے ہوئے "قتال" و جہاد سے کوئی تعلق نہیں جس کی بنیاد ہی تمام تر حق و حقانیت، صدق و اخلاص پر ہے۔

③ وَبِهِ اَلْمُسْلِمُ مِرْآةُ الْمُسْلِمِ

ترجمہ ایک مُسلم دوسرے مسلم کا آئینہ ہے۔

شرح یعنی ہر مومن کا دل دوسرے کی طرف سے آئینہ کی طرح صاف و بے غبار ہونا چاہیے۔ اور غلبۂ اخلاص سے یہ چاہیے کہ دوسرے کا عیب اسی کو بتا دیں۔

④ وَبِهِ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

ترجمہ جس سے مشورہ کیا جائے اُسے امانتداری لازم ہے۔

شرح اس میں تاکید ہے اخلاص کی۔ جو تم سے مشورہ چاہے اُسے خلوصِ دل سے دو، اور اس کے رازوں کو دوسروں پر ظاہر نہ کرے۔

TooBaa-Research-Library

⑤ (وَبِہٖ) اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

ترجمہ نیک کام کا بتانے والا بھی اس کے کرنے والے کے برابر ہے

تشریح یعنی کسی بھلائی کی ترغیب دینے والا، اس کی طرف شوق و رغبت دلانے والا بھی اللہ کے ہاں اصل فاعل سے پیچھے رہنے والا نہیں۔ دالی خیر بھی اجر میں فاعل خیر کا شریک و سہیم ہوگا۔ اسلام خیر فردی کا نہیں، خیر اجتماعی کا بھی مربی ہے۔

⑥ (وَبِہٖ) اِسْتَعِیْنُوْا عَلَی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ

ترجمہ ضرورتوں میں مدد چاہو چھپا کر۔

تشریح انسان اپنی ضرورتوں میں دوسروں کی مدد کا محتاج رہتا ہی ہے، چاہئے کہ یہ عمل استعانت چپکے چپکے جاری رکھے، بلا ضرورت اس کا چرچا نہ کرتا پھرے، کہ اس سے مخالفوں کو دراندازی کا موقع مل جائے گا۔

⑦ (وَبِہٖ) اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ

ترجمہ دوزخ سے بچو آدھے چھوہارے ہی سے سہی۔

تشریح نیکی کے ادنیٰ سے ادنیٰ کام کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ آدھا چھوہارا مقدار و تعداد کی تصغیر کے دکھانے کو ہے۔ یعنی ادنیٰ سے ادنیٰ سے بھی دریغ نہ کرو کیا معلوم کہ تمہاری نجات اسی حقیر سے عمل سے ہو جائے۔

⑧ (وَبِہٖ) اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ

ترجمہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی

تشریح مومن کو جو نعمتیں آخرت میں نصیب ہونا ہیں، ان کے مقابلہ میں یہ تنگنائے دنیا اس کے لئے جیل خانہ یا کال کوٹھری ہی ہے۔ کافر جو آخرت کی نعمتوں سے محروم ہے اسے کہو جو جشن منانا ہے یہیں منالے، اس کو اپنی جنت سمجھ لے۔ یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ مومن کے لئے دنیا میں طرح طرح کی قیدیں ہیں،

TooBaa-Research Library

پابندیاں ہیں، شریعت کے حدود و قیود ہیں۔ منکر یہاں جانوروں کی طرح بے کھٹکے ہر طرف چلتا پھرتا، کھاتا پیتا، ڈینگ مارتا پھرتا ہے۔

⑨ (وَبِہٖ) اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ

ترجمہ حیا سرتا سر خیر ہی خیر ہے۔

تشریح شرم و حیا کی خیر ہمہ کُل اس مختصر ارشاد سے ظاہر ہے۔

⑩ (وَبِہٖ) عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ

ترجمہ مومن کا (زبانی) وعدہ اس کے ہاتھ مارنے کے برابر ہے۔

تشریح مومن کو محض اپنے زبانی وعدہ کا اتنا پاس و لحاظ ہونا چاہئے کہ جیسے اس نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کوئی پکا وعدہ کر لیا ہو۔ مومن کی ہر بات پتھر کی لکیر ہونا چاہئے۔

⑪ (وَبِہٖ) لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ

ترجمہ جائز نہیں کسی مومن کو کہ وہ چھوڑے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ۔

تشریح دنیوی معاملات میں آپس میں رنج پہنچتے رہنا ایک امر طبعی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ یہاں تک تو مضائقہ نہیں کہ ایک مسلمان دوسرے سے منہ پھیر لے۔ اس سے بول چال، صاحب سلامت ترک کر دے۔ لیکن اس طبعی اشتعال و ہیجان کی بھی ایک محدود مدت ہوتی ہے۔ یہ نہ ہو کہ یہ مہینوں، برسوں جاری رہے۔ بس اسے تین دن میں ختم ہو جانا چاہئے۔ دنیا کے دانا ترین انسان اور سب سے بڑے حکیم فطرت نے اس فیصلہ میں کیسی رعایتیں دونوں فریقوں کی رکھ لیں! ناراض ہونے کی بھی اجازت دیدی اور ساتھ ہی اُس ناراضی پر قید بھی عائد کر دی۔ حدیث میں فریق ثانی کے لئے لفظ 'بھائی' (اَخٌ) لانا کس درجہ حکیمانہ ہے۔

TooBaa-Research-Library

⑫ (وَبِهٖ) لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا

ترجمہ وہ ہم میں سے نہیں جو ہم سے خیانت کرے۔

تشریح اللہ اکبر! امت کی اجتماعی فلاح و بہبود کس درجہ آپ کو محبوب تھی اور کیا درجہ تاکید کا آپ نے اس کے لئے کر لیا۔ صاف فرما دیا کہ جو کوئی مسلمان بھائی سے کسی قسم کی خیانت کرے اسے بھوکا دے غریب میں رکھے وہ اس قابل نہیں کہ اس کا شمار دائرہ امت کے اندر کیا جائے!

⑬ (وَبِهٖ) مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى

ترجمہ جو چیز ہو تو تھوڑی، مگر کافی ہو جائے۔ وہ بہتر ہے اس سے جو ہو تو بہت مگر غفلت میں ڈال دے۔

تشریح نعمت مقدار یا تعداد میں کتنی ہی تھوڑی یا چھوٹی ہو لیکن اگر اس سے دل میں سکون اور طبیعت میں قناعت پیدا ہو رہی ہو تو وہ کہیں بہتر ہے ایسی دولت سے جو دیکھنے میں بڑی خوشنما ہو لیکن بجائے سکون و قناعت کے وہ حرص و ہوس کو بھڑکانے والی ہو۔ مشروب وہی اچھا جو پیاس بجھائے، نہ کہ وہ جو اور تشنگی بڑھائے!

⑭ (وَبِهٖ) اَلرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالرَّاجِعِ فِيْ قَيْئِهٖ

ترجمہ دی ہوئی چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹ جانے والا۔

تشریح طبعی کراہت کی کیسی سچی اور موثر تصویر کھینچ دی ہے۔

⑮ (وَبِهٖ) اَلْبَلَاءُ مُوَكَّلٌ بِالْمَنْطِقِ

ترجمہ مصیبت تو مقرر ہے بولنے ہی پر۔

تشریح دنیا میں زیادہ تر آفتیں نتیجہ ہوتی ہیں یاوہ گوئی، غلط گوئی، فضول گوئی کا۔ انسان اگر اپنی زبان قابو میں رکھنا سیکھ لے تو کتنی مصیبتوں، فکروں اور رنجشوں سے نجات پا سکتا ہے۔

حضرت تھانویؒ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ بزرگوں نے تین باتیں اہل طریق کے لئے لازمی رکھی ہیں ایک کم کھانا، دوسرے کم سونا، تیسرے کم بولنا۔ لیکن میں نے تجربہ سے پایا ہے کہ اس راہ کے لئے اہم ترین ہدایت کم بولنے کی ہے۔ پہلی دو چیزوں میں بے احتیاطی تو پشتم پشتم چل جاتی

ہے لیکن زیادہ گوئی کا قصہ ایسا ہے جو ہر قاصر کا کام رہا ہے۔

حاشیہ بوقی رہاں کے لفظوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور امام عراقی وغیرہ نے اس پر تفصیل سے لکھا ہے۔

(۱۶) (وَبِهٖ) اَلنَّاسُ كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ

ترجمہ انسانوں کی مثال کنگھی دندانوں کی ہے۔

تشریح یعنی جس طرح کنگھی کے دندانے ٹوٹ جانے سے پوری کنگھی ناقص ہو جاتی ہے چند لوگوں کے رخصت ہو جانے سے پورا معاشرہ انسانی ارفع و اعلیٰ ہو جاتا ہے۔

(۱۷) (وَبِهٖ) اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

ترجمہ تونگری تو دل کی تونگری ہے

تشریح سعدی کا مقولہ "تونگری بدل است نہ بہ مال" شاید اسی حدیث سرتاپا حقیقت کا ترجمہ ہے۔

اور انسانی تجربات کا یہ ایک خلاصہ اور نچوڑ ہے۔

(۱۸) (وَبِهٖ) اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ

ترجمہ خوش قسمت وہ ہے جو دوسرے کے حال سے نصیحت حاصل کرے۔

تشریح مراد یہ ہے کہ وہ کسی دوسرے کی بدحالی سے سبق حاصل کرے۔ وہ خوش نصیب ہے جو دوسروں کی بدحالی دیکھ کر اپنی اصلاح حال کرے۔

(۱۹) (وَبِهٖ) اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

ترجمہ بعض شعر پُر حکمت ہوتے ہیں اور بعض تقریریں سحر انگیز۔

تشریح اچھے شاعروں کے کلام میں حکمت کے موتی بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔ جیسا کہ ہر محفل کا تجربہ ہے اور اسی طرح کتنے خطیبوں کی خطابت دلوں کو زیر و زبر کر دیتی ہیں۔

۲۰ (وَبِہٖ) عَفْوُ الْمُلُوْكِ اِبْقَاءٌ لِّلْمُلْكِ

ترجمہ بادشاہوں کے عفو سے ملک کی بقا ہے۔

تشریح سلطنت کے قیام و استحکام میں بڑا دخل حرامزادوں کے صلم و تحمل اور درگزر کو ہوتا ہے۔ بادشاہ اگر بات بات پر غصہ کرنے لگے تو رعایا تباہ اور ملک ویران و برباد ہو کر رہے۔

۲۱ (وَبِہٖ) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّہٗ

ترجمہ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ سے محبت ہے۔

تشریح یہ کتنا اچھا نسخہ ساری امت کو تعلیم کر دیا گیا ہے۔ ابرار و صالحین کے ساتھ گزرشتہ محبت قائم کرو تو ان کی معیت و رفاقت کی دولت خود ہی تمہیں نصیب ہو جائے گی اور ساری مخلوق کی محبت سے، شرف و افضل محبت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

۲۲ (وَبِہٖ) مَا هَلَكَ اِمْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ

ترجمہ جس شخص نے اپنی حقیقت پہچان لی وہ برباد نہ ہوا۔

تشریح اپنی حقیقت پہچان لینا انسان کے لئے بہت بڑی نعمت ہے جو انانیت کے مغالطوں سے نکل آیا اور جس نے اپنی کمزوریاں پہچان لیں وہ انشاء اللہ فریب نفس سے محفوظ رہے گا۔ اور عرفان نفس سے عرفان حق کی راہ کھل جائے گی۔ بزرگوں نے ہی سے تو کہا ہے کہ

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ خودشناسی ذریعہ ہے خداشناسی کا۔

۲۳ (وَبِہٖ) اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

ترجمہ لڑکا عورت کے لئے اور حرام کار (مرد) کے لئے پتھر۔

تشریح اولاد اگر ناجائز ہے تو اس کی ماں ہی اس کی مالک ہوگی حرام کار باپ کو اس پر کچھ بھی حق حاصل نہ ہوگا

TooBaa-Research Library

(۲۴) (وَبِہٖ) اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی

ترجمہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے

تشریح کہا یہ ہے، اس حقیقت سے کہ دینے والا ہمیشہ ہوتا ہے بلند (سے) سائل (کے)۔ مراد دنیا و فرط خلاص سے جو ہدیے اہل اللہ خدمت میں پیش کرتے رہتے ہیں۔ وہ یہاں مراد ہیں۔

(۲۵) (وَبِہٖ) لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ

ترجمہ جو بندوں کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہ ہوگا۔

تشریح کتنی کام کی اور کیسی ہدایت آمیز حقیقت کا بیان ہے اصل شکر تو ہر حال میں صرف حقیقی ہی کا حصہ ہوتا ہے لیکن بندہ پر لازم ہے کہ احسان مند اور شکر گزار اپنے محسن قریب کا بھی ہو۔ یعنی

اس بندہ کا بھی جو واسطہ اور ظاہری ذریعہ اس انعام و نعمت کا ہوا ہے۔ کیسی خوشگوار تعلقات کا کتنا اچھا نسخہ اس ہدایت سے ہاتھ آجاتا ہے۔

(۲۶) (وَبِہٖ) حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ

ترجمہ محبت کسی چیز کی تجھے اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

تشریح یہ محبت حقیقت شناسی کے لئے ایک حجاب بن جاتا ہے۔ جہاں کسی چیز کی محبت دل میں غالب آگئی پھر اس کا کوئی عیب محسوس نہیں ہوتا۔

(۲۷) (وَبِہٖ) جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا وَبُغْضِ مَنْ اَسَآءَ اِلَیْھَا

ترجمہ دلوں کی خلقت ہی ایسی ہوئی ہے کہ بھلائی کرنے والے کے ساتھ انہیں محبت پیدا ہو جاتی ہے اور برائی کرنے والے کے ساتھ دشمنی۔

تشریح محسن کی طرف دل کا کھنچنا اور مسیٔ کی طرف سے دل کا ہٹ جانا انسان کی سرشت و جبلت میں داخل ہے۔ نفسیاتی حقیقتیں تو حدیث نبوی میں بڑی کثرت سے بیان ہوئی ہیں، انہیں کی ایک مثال یہ حقیقت ہے۔

Toobaa-Research-Library

۲۸ (وَبِهٖ) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ

ترجمہ گناہ سے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہے۔

تشریح یہاں تائب کے مرتبہ کا بیان ہے جب کسی گنہگار نے کسی گناہ کو چھوڑ دیا اور دل سے اس پر نادم و پشیمان ہو جائے اگر اس کا تدارک ممکن ہو تو وہ بھی کر دیا ہو اس پر اثر کسی قسم کا نہ رہا ہو تو اللہ کے ہاں اس کے مرتبہ مقبولیت میں فرق نہ آیا۔

۲۹ (وَبِهٖ) اَلشَّاهِدُ يَرٰى مَا لَا يَرَاهُ الْغَائِبُ

ترجمہ حاضر دیکھ لیتا ہے اس شے کو جسے غائب نہیں دیکھتا۔

تشریح حاضر اور غائب میں یہ فرق ہے حاضر واقعہ کا مشاہدہ براہ راست کرتا ہے۔ غائب کو اس کا علم بالواسطہ ہو سکتا ہے۔

۳۰ (وَبِهٖ) اِذَا جَاءَكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ

ترجمہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

تشریح مسلمان کا [illegible] ہر صورت [illegible] اس کا [illegible] ہدایت کا [illegible] کہ اگر [illegible] کسی قوم یا قبیلہ کا سردار [illegible] پاس آئے تو اس کی مہمان نوازی [illegible] حد تک اس کا حق بنتی ہے [illegible] اس کا [illegible] عام شرفاء حضرات کی بھی [illegible] ہے کی ہے رکھی ہیں۔

۳۱ (وَبِهٖ) اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ الْبَلَاقِعَ

ترجمہ جھوٹی قسم بستیوں کو اجاڑ ڈالتی ہے۔

تشریح اس قوم میں جھوٹی قسم کا رواج چل پڑتا ہے معاملات میں جھوٹی گواہیاں چلنے لگتی ہیں اور عدالتوں میں بڑے بڑے جھوٹے جھوٹے گواہوں کے بیان پر صادر ہونے لگتے ہیں، اس قوم کا زور

TooBaa-Research-Library

شریفوں کا نہیں رذیلوں کا بن جاتا ہے، اس کی اخلاقی بنیادیں اندر ہی اندر کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ اور آخر کار وہ قوم تباہی ہو کر رہتی ہے۔

۳۲ (وَبِہٖ) مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِہٖ فَھُوَ شَھِیْدٌ

ترجمہ جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے

تشریح جس مال یا جائداد کا انسان مالک ہے اس کی حفاظت کا اُسے ویسا ہی حق ہے، جیسے اپنے وطن و ملک کی حفاظت کا۔ اور شریعت الٰہی نے اس جذبہ فطری کی اس وجہ رعایت رکھی ہے کہ ایسے مظلوم کو بھی جو حفاظت مال میں مارا جائے، ایک درجہ شہادت کا دے دیا ہے۔

۳۳ (وَبِہٖ) اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ

ترجمہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

تشریح یہاں کتنی گہری حقیقت دو لفظوں میں بیان فرما دی ہے۔ انسان جو کچھ بھی دوسروں کا عمل دیکھتا ہے، وہ تو صرف صورتِ عمل ہوتی ہے، عمل کا صرف ظاہری قالب ہوتا ہے۔ باقی روحِ عمل تو دوسروں کی نظر سے ہمیشہ مخفی ہی رہتی ہے۔ اصل شے تو محرکِ عمل ہے۔ اسی کا نام نیت ہے۔

صحیح بخاری کی پہلی حدیث اور اسی کلیہ میں بنیادی حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہے

۳۴ (وَبِہٖ) سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ

ترجمہ قوم کا سردار تو اس کا خادم ہوتا ہے۔

تشریح کتنے کام کی ہدایت سرداروں، پیشواؤں، فرمان رواؤں، بادشاہوں کے لئے ہے۔ حاکم و سردار ہونے کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ وہ شخص اپنا نصب العین اپنی قوم کی خدمت بنائے ہوئے ہے۔ اپنی سرداری اگر قائم رکھنا ہے تو بس قوم کی خدمت میں لگے رہئے۔

۳۵ (وَبِہٖ) خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا

ترجمہ عمل میں سب سے بہتر اس کا درجہ درمیانی ہے۔

تشریح یعنی عمل میں اعتدال و میانہ روی، نہ کمی نہ زیادتی، نہ افراط نہ تفریط، نہ زیادہ گرمی، نہ زیادہ نرمی۔

TooBaa-Research-Library

۳۶ (وَبِهٖ) اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ اُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

ترجمہ الٰہی میری اُمت کو برکت دے، جمعرات کی صبح کے سفر میں۔

تشریح ہفتہ میں جمعہ کا دن تو مبارک ہے ہی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے متصل دن جمعرات کے بھی بابرکت ہونے کی دعا اپنی اُمت کے حق میں فرمادی ہے۔

۳۷ (وَبِهٖ) كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا

ترجمہ قریب ہے کہ مفلسی کفر تک پہنچ جائے۔

تشریح قناعت، بے طمعی، مسکینی کی تو حدیث میں خود بڑی فضیلت آئی ہے، اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکین ہی کی زندگی اختیار رکھی، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ نے اُمت کے ہر طبقہ کے لئے ہر حال میں فقر ہی کو پسند کیا۔ بلکہ ساتھ ہی فطرت بشری کے دوسرے پہلوؤں پر نظر رکھ کر یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ فقر بعض دفعہ بندہ کے لئے ناقابل برداشت ہو کر اسے حد کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ نظام اسلام کے اندر گنجائش مالداری و تمول کی بھی ہے۔ اکابر اُمت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

آنکھوں کے سامنے جس طرح ابوذرؓ اور ابوہریرہؓ ہوئے ہیں، عثمان غنیؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف اور طلحہؓ و زبیرؓ بھی ہوئے ہیں۔

۳۸ (وَبِهٖ) اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

ترجمہ سفر بھی مصیبت کی ایک قسم ہے۔

تشریح آپ کے معاصرین کے زمانے میں سفر کا ایک مصیبت ہونا تو ظاہر ہی تھا۔ اب جب اتنی سہولتیں بہم پہنچ گئی ہیں، سفر بھی حضر کی آسائشوں اور راحتوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اپنے معمولات میں کچھ نہ کچھ فرق آجانا تو بہرحال ناگزیر ہے۔

۳۹ (وَبِهٖ) اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ

ترجمہ مجلسیں قائم رہتی ہیں امانت سے۔

تشریح کسی کا راز فشاہ ہونے دینا، مجلس کی بات مجلس ہی تک محدود رکھنا تو پہلا قدم مجلسی، اجتماعی زندگی کا ہے۔

TooBaa-Research-Library

AF-965

۴۰ (وَبِہٖ) خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

ترجمہ بہترین توشہ پرہیزگاری ہے۔

تشریح سفر کے سلسلے میں تو یہ ٹکڑا ایک آیت قرآنی کا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عام کر کے بتادیا کہ پرہیزگاری ایسی نعمت ہے۔ جو سفر زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین زادراہ کا کام دے سکتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اللہ کی رحمت نازل ہو بہترین خلائق محمدؐ اور آپؐ کے آل واصحاب سب پر۔

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

AF-965

TooBaa-Research-Library

طوبیٰ لائبریری

راولپنڈی

اردو انگلش کتب اسلامی

تاریخی سفرنامے لغات